روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
قائم مقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 27 دسمبر 2012ء 13 صفر 1434 ہجری 27 فتح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 298

بیمار کیلئے دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی مریض کے پاس جاتے تو یہ دعا کرتے۔

اے لوگوں کے رب اس تکلیف کو دور کر دے اور خود شفا دے کیونکہ تو شافی ہے۔ تیرے علاوہ کوئی شفا دے نہیں سکتا۔ ایسی شفا دے جو کوئی کمی نہ چھوڑے۔

(صحیح بخاری کتاب المرضی' باب دعاء العائد للمریض حدیث نمبر 5243)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جناب مرزا خدا بخش صاحب نے 24 مارچ 1889ء کو بیعت کی۔ آپ کی روایت ہے کہ

''ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ پسرم عطاء الرحمان جو چند ماہ کا بچہ تھا پیٹ کے درد سے بیمار ہو گیا اور سخت روتا تھا اور چونکہ حضور نے پاس کے ملحق مکان میں ہم خدام کو جگہ دے رکھی تھی اس لئے اس کے رونے کی آواز کو بذات خود آنجناب نے سن پایا اسی وقت اس خادم کو آواز دی کہ بچہ کیوں روتا ہے میں نے عرض کی یا حضرت اس کے پیٹ میں درد معلوم ہوتا ہے فرمایا کہ ٹھہرو ہم دوائی لا دیتے ہیں میں بہت دیر تک انتظار کرتا رہا۔ حضرت تشریف نہ لائے آخر میں تھک کر لیٹ رہا اور یہی خیال کیا کہ شاید کثرت کار کی وجہ سے بھول گئے ہوں گے دو اڑھائی گھنٹہ کے بعد حضرت اقدس نے پھر آواز دی عاجز فوراً دوڑتا ہوا حاضر ہوا تو اول نہایت افسوس کا اظہار کیا اور پھر فرمایا کہ میں اس وقت سے صندوقوں میں دوائیں تلاش کرتا رہا ایک دوائی نہیں ملتی تھی آخر ناامیدی کے بعد ایک صندوق سے مل گئی اور اب کل اجزاء ملا کر لایا ہوں میں سن کر بہت متعجب بھی ہوا اور شرمندہ بھی ہوا کیونکہ میں کبھی بھی اس قسم کی تکلیف گوارا نہیں کر سکتا تھا خواہ کتنا ہی کوئی عزیز درد سے چلاّ رہا ہو اور تعجب یہ کہ موسم سخت گرمی کا تھا اور صندوق کل مکان کے اندر سب کے سب مقفل تھے۔ ایسی سخت گرمی میں مکان کے اندر دو اڑھائی گھنٹہ تک رہنا اور لیمپ کی گرمی کا علاوہ ہونا اور پھر ہر صندق کے قفل کو کھولنا اور ایک ایک شیشی تلاش کر کے نسخہ تیار کرنا ہر ایک انسان کا کام نہیں۔

یہ صرف اس ہمدرد قوم کا خاصہ ہے کہ ماں باپ سے بھی زیادہ بلا کسی طمع دنیاوی کے شفقت اور مہربانی کرتے ہیں کیا کسی انسان میں ایسی ہمدردی پائی جاتی ہے۔

(عسل مصفی ص 785 مؤلفہ مرزا خدا بخش صاحب طبع اول اپریل 1901ء مطبع اسلامیہ لاہور)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی بیان کرتے ہیں:۔

آپ اکرام ضیف کی نہ صرف تاکید فرمایا کرتے بلکہ عملاً اس کا سبق دیا کرتے۔ بارہا ایسا ہوا کہ جب کوئی مہمان آیا۔ تو آپ بہ نفس نفیس اس کے لئے موسم کے لحاظ سے چائے یا لسی وغیرہ خود اٹھا کر بے تکلفی سے آتے اور اصرار کر کے پلایا۔ ایسا بھی ہوتا کہ کوئی دوست قادیان سے ایام اقامت پورے کر کے رخصت ہوتا تو آپ اس کے لئے راستہ کے لئے ناشتہ وغیرہ لے کر آ جاتے۔ یا موسم کے لحاظ سے دودھ وغیرہ لے کر آتے۔ (الحکم قادیان 7 مارچ 1940ء)

جلسہ سالانہ قادیان سے
حضور انور کا اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ قادیان 2012ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب مورخہ 31 دسمبر 2012ء کو پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3:30 بجے لندن سے براہ راست نشر ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں اور اس خطاب سے استفادہ فرمائیں۔

(نظارت اشاعت ایم ٹی اے پاکستان)

تجارت کے لئے فراست کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

''بعض لوگ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ہم جس چیز کو بھی ہاتھ ڈالتے ہیں جس کاروبار میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں اس میں بربادی ہو جاتی ہے، کوئی برکت نہیں پڑتی۔ اور پھر اس وجہ سے ان لوگوں کے خیالات اور ان کے ذہن بڑے بیہودہ ہو جاتے ہیں۔ تو اگر عبادتوں کا حق ادا کرتے ہوئے پھر کاروبار بھی کریں گے تو اللہ تعالیٰ برکت بھی ڈالے گا۔ جمعہ کی نماز کے وقت بجائے جمعہ پہ آنے کے اگر کاروبار کی طرف ہی دھیان رہے گا اللہ تعالیٰ کے حکموں کو اگر ٹالیں گے تو بے برکتی ہی رہے گی۔ پس نمازوں اور جمعہ کے اوقات میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا کریں۔''

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 29)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 34

دیباچہ تفسیر القرآن ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

بعض تاریخوں میں لکھا ہے کہ جب یہ خط بادشاہ کے سامنے پیش ہوا تو درباریوں میں سے بعض نے کہا کہ اس خط کو پھاڑ کر پھینک دینا چاہئے کیونکہ اس میں بادشاہ کی ہتک کی گئی ہے اور خط کے اوپر بادشاہ روم نہیں لکھا گیا بلکہ صاحب الروم یعنی روم کا والی لکھا ہے مگر بادشاہ نے کہا یہ عقل کے خلاف ہے کہ خط پڑھنے سے پہلے پھاڑ دیا جائے اور یہ جو اُس نے مجھے روم کا والی لکھا ہے یہ درست ہے آخر مالک تو خدا ہی ہے میں والی ہی ہوں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا روم کے بادشاہ نے جو طریق اختیار کیا ہے اس کی وجہ سے اس کی حکومت بچالی جائے گی اور اس کی اولاد دیر تک حکومت کرتی رہے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعد کی جنگوں میں گو بہت سا ملک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دوسری پیشگوئی کے ماتحت روم کے بادشاہ کے ہاتھ سے چھینا گیا مگر اس واقعہ کے چھ سَو سال بعد تک اس کے خاندان کی حکومت قسطنطنیہ میں قائم رہی۔ روم کی حکومت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط بہت دیر تک محفوظ رہا۔ چنانچہ بادشاہ منصور قلادون کے بعض سفیر ایک دفعہ بادشاہِ روم کے پاس گئے تو بادشاہ نے ان کو دکھانے کے لئے ایک صندوقچہ منگوایا اور کہا کہ میرے ایک دادا کے نام تمہارے رسول کا ایک خط آیا تھا جو آج تک ہمارے پاس محفوظ ہے۔

فارس کے بادشاہ کے نام خط

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط فارس کے بادشاہ کی طرف لکھا تھا وہ عبداللہ بن حذافہ کی معرفت بھجوایا گیا تھا اس کے الفاظ یہ تھے:۔

......یعنی اللہ کا نام لے کر جو بے انتہاء کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے یہ خط محمد رسول اللہ نے کسریٰ فارس کے سردار کی طرف لکھا ہے۔ جو شخص کامل ہدایت کی اتباع کرے اور اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لائے اور گواہی دے کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں اُس پر خدا کی سلامتی ہو۔ اے بادشاہ! میں تجھے خدا کے حکم کے ماتحت اسلام کی طرف بُلاتا ہوں کیونکہ میں تمام انسانوں کی طرف خدا کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں تا کہ ہر زندہ شخص کو میں ہوشیار کردوں اور کافروں پر حجت تمام کردوں۔ تو اسلام قبول کر تا تو ہر ایک فتنہ سے محفوظ رہے اگر تو اس دعوت سے انکار کرے گا تو سب مجوس کا گناہ تیرے ہی سر پر ہوگا۔

عبداللہ بن حذافہؓ کہتے ہیں کہ جب میں کسریٰ کے دربار میں پہنچا تو میں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی جو دی گئی۔ جب میں نے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط کسریٰ کے ہاتھ میں دیا تو اُس نے ترجمان کو پڑھ کر سنانے کا حکم دیا۔ جب ترجمان نے اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا تو کسریٰ نے غصہ سے خط پھاڑ دیا۔ جب عبداللہ بن حذافہ نے یہ خبر آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی تو آپ نے فرمایا۔ کسریٰ نے جو کچھ ہمارے خط کے ساتھ کیا خدا تعالیٰ اس کی بادشاہت کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا۔ کسریٰ کی اس حرکت کا باعث یہ تھا کہ عرب کے یہودیوں نے اُن یہودیوں کے ذریعہ سے جو روم کی حکومت سے بھاگ کر ایران کی حکومت میں چلے گئے تھے اور بوجہ رومی حکومت کے خلاف سازشوں میں کسریٰ کا ساتھ دینے کے کسریٰ کے بہت منہ چڑھے ہوئے تھے کسریٰ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت بھڑکا رکھا تھا۔ جو شکایتیں وہ کر رہے تھے اس خط نے کسریٰ کے خیال میں اُن کی تصدیق کر دی اور اس نے خیال کیا کہ یہ شخص میری حکومت پر نظر رکھتا ہے۔ چنانچہ اس خط کے معاً بعد کسریٰ نے اپنے یمن کے گورنر کو ایک چٹھی لکھی جس کا مضمون یہ تھا کہ قریش میں سے ایک شخص نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے اور اپنے دعوؤں میں بہت بڑھتا چلا جاتا ہے تو فوراً اس کی طرف دو آدمی بھیج جو اُس کو پکڑ کر میری خدمت میں حاضر کریں۔ اِس پر باذان نے جو اُس وقت کسریٰ کی طرف سے یمن کا گورنر تھا ایک فوجی افسر اور ایک سوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھجوائے اور ایک خط بھی آپ کی طرف لکھا کہ آپ اس خط کے ملتے ہی فوراً اِن لوگوں کے ساتھ کسریٰ کے دربار میں حاضر ہو جائیں۔ وہ افسر پہلے مکہ کی طرف گیا۔ طائف کے قریب پہنچ کر اُسے معلوم ہوا کہ آپ مدینہ میں رہتے ہیں۔ چنانچہ وہ وہاں سے مدینہ گیا۔ مدینہ پہنچ کر اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کسریٰ نے باذان گورنر یمن کو حکم دیا ہے کہ آپ کو پکڑ کر اُس کی خدمت میں حاضر کیا جائے۔ اگر آپ اس حکم کا انکار کریں گے تو وہ آپ کو بھی ہلاک کر دے گا اور آپ کی قوم کو بھی ہلاک کر دے گا اور آپ کے ملک کو برباد کر دے گا اس لئے آپ ضرور ہمارے ساتھ چلیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی بات سن کر فرمایا۔ اچھا کل پھر تم مجھ سے ملنا۔ رات کو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور خدائے ذوالجلال نے آپ کو خبر دی کہ کسریٰ کی گستاخی کی سزا میں ہم نے اس کے بیٹے کو اُس پر مسلط کر دیا ہے چنانچہ وہ اُسی سال جمادی الاولیٰ کی دسویں تاریخ پیر کے دن اس کو قتل کر دے گا اور بعض روایات میں ہے کہ آپ نے فرمایا آج کی رات اس نے اُسے قتل کر دیا ہے ممکن ہے وہ رات وہی دس جمادی الاولیٰ کی رات ہو۔ جب صبح ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کو بلایا اور اُن کو اس پیشگوئی کی خبر دی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باذان کی طرف خط لکھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ کسریٰ فلاں تاریخ فلاں مہینے قتل کر دیا جائے گا۔ جب یہ خط یمن کے گورنر کو پہنچا تو اس نے کہا اگر یہ سچا نبی ہے تو ایسا ہی ہو جائے گا۔ ورنہ اس کی اور اس کے ملک کی خیر نہیں۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ایران کا ایک جہاز یمن کی بندرگاہ پر آ کر ٹھہرا اور گورنر کو ایران کے بادشاہ کا ایک خط دیا جس کی مہر کو دیکھتے ہوئے یمن کے گورنر نے کہا۔ مدینہ کے نبی نے سچ کہا تھا۔ ایران کی بادشاہت بدل گئی اور اس خط پر ایک اور بادشاہ کی مہر ہے۔ جب اس نے خط کھولا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ باذان گورنر یمن کی طرف ایران کے کسریٰ شیرویہ کی طرف سے یہ خط لکھا جاتا ہے۔ میں نے اپنے باپ سابق کسریٰ کو قتل کر دیا ہے اس لئے کہ اس نے ملک میں خونریزی کا دروازہ کھول دیا تھا اور ملک کے شرفاء کو قتل کرتا تھا اور رعایا پر ظلم کرتا تھا۔ جب میرا یہ خط تم تک پہنچے تو فوراً تمام افسروں سے میری اطاعت کا اقرار لو اور اس سے پہلے میرے باپ نے جو عرب کے ایک نبی کی گرفتاری کا حکم تم کو بھجوایا تھا اُس کو منسوخ سمجھو۔ یہ خط پڑھ کر باذان اتنا متاثر ہوا کہ اُسی وقت وہ اور اس کے کئی ساتھی اسلام لے آئے اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام کی اطلاع دے دی۔

نجاشی شاہ حبشہ کے نام خط

تیسرا خط آپ نے نجاشی کے نام لکھا جو عمرو بن اُمیہ ضمریؓ کے ہاتھ بھجوایا تھا اس کی عبارت یہ تھی۔

...... یعنی اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جو بے انتہاء کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ محمد رسول اللہ نجاشی حبشہ کے بادشاہ کی طرف یہ خط لکھتے ہیں۔ اے بادشاہ! تجھ پر خدا کی سلامتی نازل ہو رہی ہے (چونکہ اس بادشاہ نے مسلمانوں کو پناہ دی تھی اس لئے آپ نے اُس کو خبر دی کہ تیرا یہ فعل خدا کے نزدیک مقبول ہوا ہے اور تو خدا کی حفاظت میں ہے) میں اس خدا کی حمد تیرے سامنے بیان کرتا ہوں جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں جو حقیقی بادشاہ ہے، جو تمام پاکیزگیوں کا جامع ہے جو ہر عیب سے پاک ہے اور ہر نقص سے پاک کرنے والا ہے، جو اپنے بندوں کے لئے امن کے سامان پیدا کرتا ہے اور اپنی مخلوق کی حفاظت کرتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ عیسیٰ بن مریم اللہ تعالیٰ کے کلام کو دنیا میں پھیلانے والے تھے اور خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کو پورا کرنے والے تھے جو خدا تعالیٰ نے مریم سے جس نے اپنی زندگی خدا کے لئے وقف کر دی تھی پہلے سے کئے ہوئے تھے اور میں تجھے خدائے وحدہٗ لاشریک سے تعلق پیدا کرنے اور اُس کی اطاعت پر باہمی معاہدہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں اور تجھے اس بات کی میں دعوت دیتا ہوں کہ تو میری اتباع کرے اور اُس خدا پر ایمان لائے جس نے مجھے ظاہر کیا ہے کیونکہ میں اُس کا رسول ہوں اور میں تجھے دعوت دیتا ہوں اور تیرے لشکروں کو بھی خدائے عزوجل کے دین میں شامل ہونے کی دعوت دیتا ہوں۔ میں نے اپنی ذمہ داری کو ادا کر دیا ہے اور خدا کا پیغام تجھ تک پہنچا دیا ہے اور اخلاص سے تم پر حقیقت کھول دی ہے پس میرے اخلاص کی قدر کرو اور ہر شخص جو خدا تعالیٰ کی ہدایت کی اتباع کرتا ہے اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے سلامتی نازل ہوتی ہے۔

جب یہ خط نجاشی کو پہنچا تو اُس نے بڑے ادب سے اس خط کو اپنی آنکھوں سے لگایا اور تخت سے نیچے اُتر کر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ ہاتھی دانت کا ایک ڈبہ لاؤ۔ چنانچہ ایک ڈبہ لایا گیا اُس نے وہ خط ادب کے ساتھ اُس ڈبہ میں رکھ دیا اور کہا کہ جب تک یہ خط محفوظ رہے گا حبشہ کی حکومت بھی محفوظ رہے گی۔ چنانچہ نجاشی کا یہ خیال درست ثابت ہوا ایک ہزار سال تک اسلام ساری دنیا پر سمندر کی لہروں کی طرح اُٹھتا ہوا پھیلتا چلتا گیا لیکن حبشہ کے دائیں سے بھی اسلامی لشکر نکل گئے اور حبشہ کے بائیں سے بھی اسلامی لشکر نکل گئے۔ مگر اس احسان کی وجہ سے جو حبشہ کے بادشاہ نے ابتدائی اسلامی مہاجرین کے ساتھ کیا تھا اور اس احترام کی وجہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا نجاشی نے کیا تھا اُنہوں نے حبشہ کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ قیصر جیسے بادشاہ کی حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ کسریٰ جیسے بادشاہ کی حکومت کا نام ونشان مٹ گیا۔ چین اور ہندوستان کی شہنشاہیاں تہ و بالا کر دی گئیں مگر حبشہ کی ایک چھوٹی سے حکومت محفوظ رکھی گئی اس لئے کہ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی ساتھیوں کے ساتھ ایک احسان اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا ادب اور احترام کیا تھا۔ یہ تو وہ سلوک تھا جو ایک ادنیٰ سے احسان کے بدلہ میں حبشہ والوں سے مسلمانوں نے کیا۔ مگر عیسائی اقوام نے جو ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسرا بھی پھیر دینے کی مدعی ہیں اپنے ہم مذہب اور ہم طریقہ بادشاہ حبشہ اور اس کی قوم کے ساتھ جو سلوک اِن دنوں کیا ہے وہ بھی دنیا کے سامنے ظاہر ہے۔ کس طرح حبشہ کے شہروں کو بمباری سے اُڑا دیا گیا اور بادشاہ اور اُس کی محترم ملکہ اور اُس کے بچوں کو اپنا ملک چھوڑ کر غیر ملکوں میں سالہا سال پناہ لینی پڑی۔ کیا حبشہ سے یہ دو قسم کا سلوک ایک مسلمانوں کا ایک عیسائیوں کا اُس قوت قدسیہ کو ثابت نہیں کرتا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی اور جو آج تک بھی کہ مسلمان بہت کچھ دین سے دور جا چکے ہیں اُن کے خیالات کو نیکی اور احسان مندی کی طرف مائل رکھتی ہے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ بیلجیئم

7

حضور انور کے خطاب سے نئے باب کا آغاز، صدر یورپین پارلیمنٹ کی تقریب میں شرکت اور شرکاء کے تاثرات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

4 دسمبر 2012ء

(حصہ چہارم آخر)

یورپین پارلیمنٹ کے صدر کی آمد

یورپین پارلیمنٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ابھی جاری تھا کہ اس موقع پر یورپین پارلیمنٹ کے پریذیڈنٹ Hon. Mr. Martin Schulz بھی سٹیج پر تشریف لائے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سٹیج پر استقبال کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا آخری حصہ سنا اور آخر پر اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

میزبان کا اظہار تشکر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد اس تقریب کے میزبان Mr. Charles Tannock نے آخر پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا:

میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کے متاثر کن اور وسیع المعانی خطاب پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے اپنے خطاب میں متعدد پہلوؤں کا ذکر کیا۔ آپ نے امن اور برداشت کے متعلق اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ آپ نے یہ بھی ذکر کیا کہ ترقی یافتہ ممالک کو غریب اقوام اور پسماندہ ممالک کی مدد کرنی چاہئے۔ نیز آپ نے ان ذمہ داریوں کا بھی ذکر کیا جو کہ مغرب اور بالخصوص یورپی یونین کے ممالک پر عائد ہوتی ہیں اور جو کہ انہیں فکر کے ساتھ اور ہمدردی کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں اور مجھے اس بات پر بھی حیرانی ہے کہ آپ نے نڈر ہو کر اور بہادری کے ساتھ امیگریشن کے حوالہ سے پیش آنے والے مسائل کا اپنے خطاب میں ذکر کیا ہے۔ بطور ایک سیاستدان ہونے کے میں جانتا ہوں کہ یہ ہمارے ملک کا اہم مسئلہ ہے۔

موصوف نے کہا کہ میرا خیال ہے ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی رکھنا، ایک دوسرے کے لئے برداشت پیدا کرنا آج کا اہم ترین پیغام تھا جس کو ساتھ لے کر ہمیں یہاں سے رخصت ہونا چاہئے۔

آخر پر میں تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس تقریب کے انعقاد کا باعث بنے۔ میں ان لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو مختلف ممالک سے تشریف لائے اور حضور انور کے متاثر کن خطاب کو سنا جس میں امن اور ہم آہنگی کا اہم پیغام تھا۔ ہمیں اس بات کا شدت سے انتظار ہے کہ ہر مذہب، عقیدہ اور فرقہ کے لوگ آگے آئیں اور انتہا پسندی کی مذمت کریں اور بنی نوع انسان کے خوشحال اور روشن مستقبل کے لئے کوشاں ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور فرمایا کہ احمدی میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں اور باقی ہر ایک اپنے طریق کے مطابق دعا کر سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب کا رواں ترجمہ فرنچ، جرمن، سپینش اور عربی زبان میں کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس معرکۃ الآراء خطاب کو تمام مہمانوں نے بہت توجہ سے سنا اور کوئی بھی اپنی سیٹ چھوڑ کر نہیں گیا۔

شاملین تقریب

آج کی اس تاریخ ساز تقریب میں 30 یورپین ممالک کے دو صد سے زائد حکومتی اور دوسرے اہم شعبوں سے تعلق رکھنے والے نمائندگان شامل ہوئے۔ جن میں بیس یورپین ممبران پارلیمنٹ، علاوہ ازیں مختلف یورپین ممالک کے نیشنل ممبران پارلیمنٹ، 19 ڈپلومیٹس (Diplomats) جن میں سری لنکا اور بوزنیا کے ایمبیسیڈرز، سعودی عرب اور انڈونیشیا کے پولیٹیکل سیکرٹری اور مختلف حکومتوں کے سرکردہ افراد، یورپین کمیشن کے نمائندگان، Think Tanks کے نمائندگان اور Faith Groups کے نمائندگان، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندے، جرنلسٹس، یورپی یونین میں امریکہ کے ایمبیسیڈر کے ایک سینئر نمائندہ، بیلجیئم میں امریکن ایمبیسی کے پولیٹیکل آفیسر، بیلجیئم میں غانا اور بنگلہ دیش ایمبیسی سے ان دونوں ممالک کے ایمبیسیڈر اور سٹاف کے ممبرز، بیلجیئم سے مختلف علاقوں کے کونسلرز اور میئرز اور پانچ پولیس افسران، جسٹس ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے، سینیٹر، وزارت داخلہ اور وزارت پبلک سیکیورٹی کے نمائندے، یونیورسٹیز کے پروفیسرز اور دیگر مختلف سیاسی شخصیات شامل تھیں۔

ایک نیا باب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یورپین پارلیمنٹ میں یہ خطاب ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور اس سے جماعتی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا ہے۔

یونائیٹڈ نیشنز (UNO) کے بعد، یورپین پارلیمنٹ دنیا کا سب سے بڑا اور طاقتور ادارہ ہے۔ اس انتہائی اہم ادارہ کے پلیٹ فارم پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یورپی سیاستدانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ کام آج اس روئے زمین پر صرف اور صرف خدا کا نمائندہ ہی کر سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب یہ خطاب فرما رہے تھے اور یورپ کے تیس ممالک سے تعلق رکھنے والے حکومتی سرکردہ افراد اپنی گردنیں جھکائے سن رہے تھے تو اس وقت حضرت اقدس مسیح موعود کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہو رہا تھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا تھا:

میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور **قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں۔ کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے** اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت اقدس مسیح موعود کی یہ پیشگوئی ایک عالم نے آج یورپین پارلیمنٹ میں بھی پوری ہوتی دیکھی ہے اور اس تقریب میں شامل ہونے والے غیروں نے بھی برملا اس کا اظہار کیا ہے اور ان کے دل کی آواز سچے الفاظ کے ساتھ باہر نکلی ہے۔ جس نے ہر ایک کے اندر ایک تبدیلی پیدا کر دی ہے۔

اس برملا اظہار کی چند جھلکیاں پیش ہیں۔

شرکاء تقریب کے تاثرات

☆ **Bishop Dr. Amen Howard** جو جنیوا (سوئٹزرلینڈ) سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب میں شمولیت کے لئے آئے تھے، موصوف انٹرفیتھ انٹرنیشنل کے نمائندہ اور رفاہی تنظیم Feed a Family کے بانی صدر بھی ہیں۔ خطاب سے ایک دن قبل یہ برف پر سے پھسل گئے تھے اور ان کی آنکھ پر شدید چوٹ آئی تھی جس کی وجہ سے آنکھ سوجی ہوئی تھی اس کے باوجود انہوں نے برسلز کا سفر اختیار کیا۔ پریس کانفرنس اور حضور انور کے خطاب کے بعد انہیں حضور انور سے مصافحہ کا شرف بھی حاصل ہوا ان کی خوشی دیدنی تھی۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

یہ شخص جادوگر نہیں لیکن اس کے الفاظ جادو کا سا اثر رکھتے ہیں لہجہ دھیما ہے لیکن اس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ غیر معمولی طاقت، شوکت اور اثر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس طرح کا جرأت مند انسان میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔ آپ کی طرح کے صرف تین انسان اگر اس دنیا کو مل جائیں تو امن عامہ کے حوالے سے اس دنیا میں حیرت انگیز انقلاب مہینوں نہیں بلکہ دنوں کے اندر برپا ہو سکتا ہے اور یہ دنیا امن اور بھائی چارہ کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ میں (دین حق) کے بارے میں کوئی اچھی رائے نہیں رکھتا تھا۔ آپ حضور کے خطاب نے (دین حق) کے بارے میں میرے نقطہ نظر کو کلیۃً تبدیل کر دیا ہے۔

☆ سوئٹزرلینڈ سے آنے والے جاپانی بدھ ازم کے نمائندہ **Jorge Koho Mello** جو کہ راہب بھی ہیں حضور انور کی بارعب اور مسحور کن شخصیت سے بہت متاثر ہوئے انہوں نے اپنے تاثرات ان الفاظ میں دیئے۔

آپ کو (یعنی حضور انور کو) جو علم، دانائی اور حکمت ودیعت کی گئی ہے کاش کہ لوگ اس علم اور دانائی سے فائدہ اٹھائیں، آپ کا میں مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم لیکچر میں شامل ہونے کے لئے مجھے دعوت دی اور اس میں شامل ہونا اور حضور سے ملاقات کا موقع ملنا میرے لئے ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ حضور کے ساتھ ملاقات کے لمحات میرے لئے قیمتی ترین لمحات ہیں جن کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ مجھے یہاں دوسرے ممالک کے اہل علم لوگوں سے ملنے کا بھی موقع ملا جس کے لئے میں آپ کا ممنون ہوں۔

آنریبل Fouad Ahidar ممبر بیلجیئم نیشنل پارلیمنٹ نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ حضور

انور کا یورپی پارلیمنٹ میں خطاب صرف میرے لئے ہی نہیں بلکہ تمام ...... کے لئے فخر کی بات ہے۔ حضور کے خطاب نے ہمارے سر بلند کر دیئے ہیں۔

☆وزارت داخلہ بیلجیئم کے نمائندہ **Jonathan Debeer** نے کہا کہ حضور انور کے خطاب نے ہم سب کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہم نے اس سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ یہ خطاب ہم سب کے لئے انسپائرنگ ہے۔

☆ممبر پارلیمنٹ **Mr. Mass** نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ایک بہت بڑی اور اہم روحانی شخصیت یورپین پارلیمنٹ میں تشریف لائی۔ حضور نے دنیا کے لئے جو امن کا پیغام دیا ہے اور ہماری راہنمائی کی ہے۔ اس کے لئے ہم حضور کے بے حد شکر گزار ہیں۔

☆ایک ممبر پارلیمنٹ **Mr. Godrey Bloom** نے کہا:

آج حضور انور کے خطاب نے ہمیں روشنی عطا کی ہے۔ میں اپنے سب ساتھیوں کی طرف سے حضور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

☆ملک مالٹا (Malta) سے **مکرم پروفیسر آرنلڈ کاسولہ (Prof. Arnold Cassola)** صاحب اس تقریب میں شمولیت کے لئے آئے تھے۔ آپ اس وقت یونیورسٹی آف مالٹا میں بطور پروفیسر کام کر رہے ہیں اور مالٹی لٹریچر پڑھاتے ہیں۔ آپ 30 سے زائد کتب تصنیف کر چکے ہیں۔ آپ مالٹا کی تیسری سیاسی جماعت Malta Green Party کے Co-Founder ہیں اور کئی سال تک گرین پارٹی کے سربراہ رہے ہیں۔ آپ کو اٹالین پارلیمنٹ میں ممبر آف پارلیمنٹ رہنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

آپ نے یورپین پارلیمنٹ میں منعقد ہونے والی اس تقریب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

کانفرنس کا انتظام نہایت اعلیٰ تھا یہاں تک کہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کا بھی خاص طور پر خیال رکھا گیا اور کہیں کسی قسم کی کمی نظر نہیں آئی۔ جماعت احمدیہ کا عالمی بھائی چارہ کا تصور اور ماٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" ایک نہایت اہمیت کا حامل تصور ہے جو تمام انسانیت کو اکٹھا کر دیتا ہے اور ہر قسم کے نسلی اور مذہبی تفریق کو الگ کر کے انسانیت کو یکجا کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔

خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی تقریر عالمی امن کے قیام کی جدوجہد کی واضح عکاسی ہے۔ درحقیقت جماعت احمدیہ دنیا کے تمام لوگوں کے لئے جو امن اور رواداری کی تلاش میں ہیں مذاکرات کا ایک اہم پلیٹ فارم مہیا کر رہی ہے، یہاں تک کہ سیاسی سطح پر بھی وہ اس معاملہ کو خوب اچھی طرح سے پیش کر رہی ہے۔

☆ملک مالٹا (Malta) سے آنے والے ایک دوسرے مہمان **مکرم اوان بارتولو (Ivan Bartolo)** صاحب تھے۔

اوان بارتولو (Ivan Bartolo) صاحب کا تعلق میڈیا سے ہے اور وہ ٹی وی پروگراموں کے پروڈیوسر اور میزبان ہیں۔ دو سال قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لیف لیٹ سکیم کی برکت سے ان کے ساتھ رابطہ ہوا تھا۔ جب انہیں وہ لیف لیٹ ان کے گھر ملا تو وہ اس سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے جماعت کے ساتھ رابطہ کیا اور جماعت کو اپنے پروگرام میں انٹرویو کی دعوت دی۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت سے ان کے ساتھ جماعت کا نہایت اچھا تعلق ہے اور وہ جماعت کو اکثر اپنے پروگراموں میں دعوت دیتے ہیں۔

مکرم اوان بارتولو صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئے اور حضور انور کے خطاب اور پریس کانفرنس کو بڑے غور سے سنا۔

موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ حضور انور کی امن کے قیام کے لئے گرانقدر خدمات کے بہت بڑے مداح ہیں اور جو کچھ حضور سے متعلق پڑھا تھا اس سے کہیں زیادہ حضور کو پایا ہے۔ حضور انور کی خدمات لازوال ہیں اور آپ کا پیغام دائمی ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کا پیغام صحیح لوگوں تک پہنچا ہے۔

کہنے لگے:

درحقیقت عزت مآب خلیفہ امن کے عظیم سفیر ہیں اور میں آپ کی شخصیت اور امن اور عالمی بھائی چارہ کے لئے آپ کے مشن اور جدوجہد سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

برسلز میں ایک مالٹی خاتون کے ساتھ ان کی ملاقات بھی ہوئی جو کہ وہاں پر بطور مترجم کام کرتی ہیں اور جماعت کو بڑی اچھی طرح سے جانتی ہیں، جب ان سے ملاقات ہوئی تو اوان بارتولو صاحب نے انہیں بتایا کہ ہم ایک کانفرنس کے سلسلہ میں یہاں آئے ہیں اور کانفرنس بہت کامیاب اور منظم تھی۔ تو وہ جلدی سے کہنے لگیں کہ یہاں پر منعقد ہونے والی کانفرنسیں کوئی زیادہ منظم نہیں ہوتیں۔ اوان صاحب نے بتایا کہ اس کانفرنس کا انعقاد جماعت احمدیہ نے کیا تھا۔ تو اس خاتون نے فوری جواب دیا کہ ہاں یہ بات درست ہے کہ اگر جماعت احمدیہ نے اس کا اہتمام کیا ہے تو پھر یقیناً اس کا انتظام اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہنے لگیں مالٹا میں بھی جماعت کی کانفرنسیں اور پروگرام نہایت اعلیٰ اور منظم ہوتے ہیں اور یہ جماعت احمدیہ کی خوبی ہے۔

اوان بارتولو صاحب نے اپنے ایک دوست کو بتایا کہ میں نے پریس کانفرنس کے دوران عزت مآب خلیفہ سے سوال کیا تھا تو آپ نے بڑے اچھے انداز میں میرے سوال کا جواب دیا اور بتایا کہ آپ نے پوپ کو بھی خط لکھا ہے۔ کہنے لگے ستم ظریفی یہ ہے کہ پوپ نے اس خط کا جواب بھی نہیں دیا یہاں تک کہ Acknowledge بھی نہیں کیا۔ ان کا دوست بھی اس بات پر حیران ہوا کہ پوپ نے جواب تک نہیں دیا۔ پھر خود ہی اپنے دوست کو کہنے لگے کہ پوپ Ratzinger ہمیں تو بہت کچھ کہتے ہیں کہ ہم لوگ درست نہیں ہیں مگر خود اس بنیادی خلق پر بھی عمل نہیں کیا کہ خط کا جواب تک ہی دے دیتے۔

مالٹا آنے کے بعد موصوف نے جماعت کے (مربی) کو ایک انٹرویو کی دعوت دی جو کہ مورخہ 9 دسمبر کو ریکارڈ کیا گیا ہے اور مورخہ 23 دسمبر کو ٹی وی پر دکھایا جائے گا۔ اس انٹرویو میں آپ نے اس پروگرام سے متعلق بھی سوالات کئے اور کہنے لگے کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب اور اس پروگرام کی تفصیلات پر مبنی ایک 20 منٹ پر مشتمل Feature بھی تیار کر کے اس انٹرویو میں دکھائیں گے۔ اس انٹرویو فیچر اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر میں سے بعض Clips بھی اس میں دکھائے جائیں گے اور ان تمام کا دورانیہ تقریباً ایک گھنٹہ کے قریب ہوگا۔

اس پروگرام کے توسط سے مالٹا کے گھروں تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پہنچے گا۔

اس انٹرویو میں بھی بار بار انہوں نے اس کانفرنس کا نہایت اچھے الفاظ میں ذکر کیا اور کہنے لگے میرے لئے ایک اعزاز کی بات تھی کہ میں کانفرنس میں شامل ہوا۔ کہنے لگے میرا جماعت کے ساتھ بہت اچھا تعلق ہے اور یہ تعلق روز بروز مضبوط ہو رہا ہے اور میں جماعت کی سرگرمیوں اور کوششوں پر کامل ایمان اور یقین رکھتا ہوں اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میری جماعت احمدیہ...... کے ساتھ دوستی ہے۔

انٹرویو کے دوران انہوں نے ہمارے مربی سے سوال کیا کہ آپ کی جماعت اس قدر منظم ہے۔ آخر یہ سب کیسے ممکن ہوتا ہے؟

مربی سلسلہ نے انہیں جواب دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور خلافت کی برکت ہے۔ ہم ایک امام کے پیچھے چلتے ہیں اور ہر معاملہ میں اپنے امام سے ہی راہنمائی لیتے ہیں اس لئے امام کے پیچھے چلنے سے ہماری سمت درست ہے اور یہی جماعت کی کامیابی کا راز ہے اور ہمارے منظم ہونے کی ضمانت ہے۔

مالٹا آنے کے بعد بھی اوان بارتولو صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب دوبارہ سنا اور کہنے لگے کہ "دوبارہ سن کر بہت اچھا لگا ہے اور حضور کے پیغام کو زیادہ گہرائی میں سمجھنے کا موقع ملا"۔ اب ہماری خواہش ہے کہ حضور مالٹا کا بھی دورہ کریں اور یہاں کے لوگوں کو بھی پیغام سے نوازیں۔

☆**ناروے سے ایک ممبر پارلیمنٹ** اور کرسچین ڈیموکریٹک پارٹی کے صوبائی سیکرٹری بھی آئے تھے۔ انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ:

جماعت احمدیہ بہت خوش نصیب ہے کہ ان کو ایسا عظیم راہنما ملا ہے۔ حضور انور کا خطاب اور تقریب کا انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ بغیر فعال اور مؤثر لیڈرشپ کے ایسا ممکن نہیں ہے۔

☆**حکومت فرانس** سے وزارت داخلہ اور وزارت خارجہ کے نمائندہ Mr. Eric شامل ہوئے۔

انہوں نے حضور انور کے خطاب کے تمام اہم پوائنٹس نوٹ کئے اور کہا حضور انور کے خطاب میں فرانس کے لئے بہت راہنمائی ہے میں واپس جا کر اپنی منسٹری میں معین رپورٹ پیش کروں گا۔

☆**آئرلینڈ کے ایک بیرسٹر Mr. Garry O'Halloran** بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سننے کے لئے برسلز تشریف لائے۔ اس موقع پر انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنے کا بھی موقع ملا۔

انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب اور اس تقریب کے متعلق اپنے تاثرات بھجواتے ہوئے لکھا کہ "میں اس خطاب میں مدعو کئے جانے پر دلی طور پر مشکور ہوں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات بھی میرے لئے ایک بہت بڑا اعزاز تھا۔ پاکستان میں احمدیوں کی ہلاکتوں میں اضافہ میرے لئے انتہائی پریشانی کا باعث ہے۔ قبروں کی بے حرمتی کرنے والا حالیہ واقعہ صرف غنڈہ گردی کی ہی نہیں بلکہ انسانیت سوزی کا بھیانک پہلو ہے۔ اس قسم کے واقعات قبل ازیں روانڈا اور جرمنی میں بھی ہو چکے ہیں"۔

☆**فرانس سے علاقہ Mont Le Jolie کی نائب میئر** بھی اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔ کہنے لگیں کہ مجھے حضور انور کا خطاب بہت پسند آیا۔ حضور انور نے ایک بڑا عظیم خطاب فرمایا ہے

اور ساری باتیں صاف صاف بیان کر دی ہیں۔ حضور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوں۔ حضور بہت بڑے لیڈر ہیں۔

☆فرانس سے ایک یونیورسٹی کے پروفیسر Mr. Marco Tiaki بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں بہت خوش قسمت ہوں کہ مجھے حضور کی سربراہی میں یورپین پارلیمنٹ میں ہونے والے اجلاس میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ میرے لئے بہت عزت اور برکت کا باعث تھا کہ میں ایک حقیقی امن والے انسانی حقوق کے عظیم لیڈر اور مذہبی آزادی کے ایک حقیقی علمبردار کی موجودگی میں وہاں موجود ہوں۔ میرے لئے یہ ایک فخر کی بات ہے کہ میں ایک مردِ خدا سے ملا جو امن اور باہمی تعلقات کا ایک عظیم لیڈر ہے۔ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا نعرہ سب سے طاقتور امن کی ضمانت دینے والا ہے۔ اس نعرہ نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ تمام شامل ہونے والوں کو بہت عزت ملی ہے۔ لوگ اتنی تعداد میں تھے کہ باہر بھی کھڑے تھے۔ جب مجھے حضور سے ہاتھ ملانے کا موقع ملا تو میرے دل پر اس بات کا گہرا اثر ہے اور یہ میرے لئے باعث فخر ہے۔

☆Mr. Christian Mirre جو چرچ آف سائینٹالوجی یورپ کے ممبر ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ یہ ایک بہت اہم میٹنگ تھی۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں ہم سب کو یہ پیغام دیا ہے کہ ہم سب مل کر امن کے لئے کام کریں اور آپس کی نفرتوں کو دور کریں۔ حضور کا پیغام حکمت سے پُر تھا اور اب عالم انسانیت کے بہتر مستقبل کی ضمانت اسی پیغام پر عمل کرنے میں ہے۔

☆Nunspeet (ہالینڈ) کے سابق میئر Mr. Kees نے اپنی بیوی کے ہمراہ اس فنکشن میں شرکت کی۔ فنکشن کے بعد انہوں نے شکریہ کی جو ای میل بھجوائی اس میں لکھتے ہیں کہ میں سب سے پہلے تو اس تقریب میں مدعو کئے جانے پر بہت خوش ہوں۔ ہم جماعت احمدیہ اور یورپین پارلیمنٹ میں منعقدہ اس تقریب سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی تقریب منعقد کرنا آجکل دنیا میں ہونے والے ظلم اور شدت پسندی کا بہترین جواب تھا۔ یہ دنیا صرف ہماری نہیں ہے۔ ہم سب کا اس دنیا میں برابر حصہ ہے۔ بائبل اور قرآن کے مطابق اس دنیا کو آباد رکھنا ہمارا مقصد ہے۔ دنیا کا ماحول اور لوگوں کے آپس کے تعلقات بہت اہم چیز ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ اس تناظر میں ''ظلم'' کی کوئی جگہ نہیں ہے لیکن ایک دوسرے کا خیال رکھنا انتہائی ضروری امر ہے۔ ہم اس دنیا اور معاشرہ پر عائد ذمہ داریوں کو نظرانداز نہیں کرسکتے۔ برسلز میں منعقدہ تقریب باقی دنیا کے لئے ایک اشارہ ہے۔ یہ موضوع یورپین پارلیمنٹ کے سیاسی ایجنڈا کا بھی حصہ ہے۔ امید ہے اس پہلو کو آئندہ بھی توجہ ملتی رہے گی۔ بہرحال اس تقریب کی وجہ سے اس تقریب میں شاملین، سامعین اور قارئین کا حوصلہ بلند ہوا ہے۔

انہوں نے لکھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اور دیگر ممبرز آف یورپین پارلیمنٹ کی اس تقریب میں شمولیت سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ موضوع کتنا اہم ہے۔

انہوں نے بتایا کہ اس تقریب کی وجہ سے تقریب کے آخر میں مختلف ممالک مثلاً بیلجیئم، برطانیہ، سپین اور ناروے وغیرہ سے آئی ہوئی سیاسی شخصیات سے بھی ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ آپ کی جماعت کو ان تمام لوگوں کی سپورٹ حاصل ہے جو اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

☆بہت سے ممبران پارلیمنٹ نے کہا کہ اس تقریب نے غیرمعمولی دلچسپی پیدا کر دی ہے اور میزبان ممبران پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ اس پروگرام کی وسعت اور غیرمعمولی کامیابی پر حیران ہیں اور اس سے قبل کسی بھی پروگرام کے بارے میں اتنی کثیر تعداد میں افراد نے رابطہ کر کے تفصیلات معلوم نہیں کیں جتنی اس پروگرام کی کی گئی ہیں۔

پروگرام کی آگاہی کے بارے میں ان ممبران پارلیمنٹ کا کہنا تھا کہ (تمام پارلیمنٹ میں) پوسٹرز Parliament Magazine (دوشماروں) اور MEPs کے ذریعے پارلیمنٹ مہم چلا کر اس پروگرام کی جو تشہیر کی گئی وہ بڑی کامیاب رہی۔ چند کیسز میں تو ایسا ہوا کہ بعض ممبران سے پہلا رابطہ کیا گیا تو انہوں نے پروگرام میں دلچسپی کا اظہار نہیں کیا، لیکن جب انہی ممبران کو دوسری دفعہ مل کر پروگرام میں شمولیت کا کہا گیا تو وہ بخوشی آنے کو تیار تھے اور ان کا کہنا تھا کہ اس قدر اس پروگرام کے بارے میں باتیں سن چکے ہیں کہ اب اس پروگرام میں ضرور آئیں گے۔

☆ایک ممبر آف پارلیمنٹ کی پاکستان کے وزیرداخلہ سے میٹنگ تھی لیکن اس نے اس پروگرام میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے میٹنگ میں اپنا اسسٹنٹ بھجوا دیا اور خود اس پروگرام میں شمولیت کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پروگرام کا موضوع Responding to the Challenges of Extremism سے تبدیل کر کے Message of Peace کیا تھا جو اس پروگرام کی کامیابی میں بڑا اہم ثابت ہوا۔ ایک ممبر آف پارلیمنٹ (جو اس تبدیلی کی وجہ نہیں جانتا تھا) نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس تبدیلی کی وجہ سے بھی پروگرام کے مقاصد اور مرکزی خیال کو مزید واضح کر دیا۔

☆یورپین پارلیمنٹ سب کمیٹی برائے انسانی حقوق کی سربراہ (جس کو Jean Lambert ممبر آف پارلیمنٹ لندن کی وساطت سے مدعو کیا گیا تھا) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملیں اور کہا کہ وہ خود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام اس کمیٹی کو پہنچائیں گی۔

☆سپین سے **Mayor of Meco، Pedro Luis Carlavilla** شامل ہوئے تھے۔ موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں اپنی طرف سے احمدیہ ...... جماعت کا بیحد شکرگزار ہوں جنہوں نے مجھے ایسا غیرمعمولی موقع فراہم کیا۔

جس انداز سے احمدیہ خلیفہ نے آجکل دنیا کو درپیش مسائل کی طرف توجہ دلائی ہے وہ ہر مذہب، نسل اور ثقافت کی تفریق سے بلند تھا۔ اگر عزت مآب Pope بھی اس تقریب میں شریک ہوتے تو وہ بھی اس بات سے اتفاق کرتے جو احمدیہ خلیفہ نے بیان فرمایا۔

☆سپین سے ایک وکیل Tina بھی اس تقریب میں شامل ہوئیں اور واپس جا کر ایک ای میل کے ذریعہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ:

میں اس ای میل کے ذریعہ آپ کی جانب سے برسلز میں مہمان نوازی اور غیرمعمولی حسن سلوک کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ سپین سے ساتھ آنے والے ایک احمدی دوست قمر صاحب نے کہا تھا کہ یہ دن بے مثال ہوں گے اور یقیناً وہ غلط نہ تھے۔ مجھے امید ہے کہ خدا نے چاہا تو ان دنوں میں جو آپ کی جماعت نے کام کئے ہیں وہ ضرور رنگ لائیں گے۔

ایک مرتبہ پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور میں ہر طرح سے آپ سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔

☆Jose Maria Alonso (یہ میڈریڈ میں Popular Party کی نمائندہ رکن اسمبلی ہیں، اس کے علاوہ Cantabria جو کہ شمالی سپین کا علاقہ ہے سے کانگریس مین ہیں)

موصوفہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں انتہائی مشکور ہوں۔ عزت مآب جناب خلیفہ ایک عظیم انسان ہیں جن کے وجود سے امن و سکون کی شعاعیں نکلتی ہیں۔

باقی تمام احمدیوں سے مل کر بھی میرے وہی جذبات ہیں جو کہ خلیفہ سے مل کر تھے۔ یہ تمام جماعت بہت مہمان نواز اور پُرامن ہے۔

وہ باتیں جو پہلے ہی میرے ذہن میں آتی تھیں کہ پاکستان میں صرف عیسائیوں پر ہی نہیں بلکہ دیگر اقلیتوں پر بھی مظالم ہو رہے ہیں، خلیفہ صاحب کی تقریر سے یہ خیالات ایک واضح رنگ اختیار کر گئیں۔ ہمیں بطور سیاستدان ان مظالم کو روکنے کے لئے مسلسل کوشش کرنی چاہئے۔

مجھے آپ کی جماعت سے اتنی واقفیت تو نہیں لیکن پھر بھی میں اپنی بساط میں آپ سے ہر قسم کا تعاون کرنے کو تیار ہوں کہ آپ کے خلاف یہ نفرت کی لہر ختم ہو، بلکہ ہر ایک مذہب کے خلاف نفرت ختم ہو۔ ہمیں اس مسئلہ کو سنبھالنا ہوگا اور کوشش کرنی ہوگی کہ یہ مسئلہ ہرگز نظرانداز نہ ہو۔

عزت مآب جناب خلیفہ کے مطابق مذاہب کا مقصد بنی نوع انسان کے مابین مصائب بڑھانا نہیں بلکہ محبت بڑھانا ہے۔

☆ Santiago Catala, Cuenca University Canon Law Professor، اس کے علاوہ بہت سی کتب لکھ چکے ہیں جن میں Islam in Valencia اور Islamic Jurisprudence شامل ہیں۔

میں یہ الفاظ آپ سب لوگوں کے نام لکھتا ہوں جو باہم ایک احمدی فیملی بناتے ہیں۔

میرے یہ الفاظ عزت مآب خلیفہ تک پہنچائیں۔ اس کے علاوہ وہ امام جن سے عشائیہ پر ملاقات ہوئی اور وہ سپینش احباب جو ہمارے ساتھ موجود تھے، انہیں میری طرف سے شکریہ کے جذبات پہنچائیں۔

میں آپ سب سے مل کر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ خدا ہمیں مزید ملنے کے مواقع فراہم کرے گا۔

خدا آپ پر بہت مہربان ہے اور میں بھی خدا کے نام پر آپ کے لئے بھلائی چاہتا ہوں اور دعاگو ہوں کہ آپ کو خدا دولت اور امن عطا کرے۔

میں مذہبی شخص ہوں اور بعض روحانی تجربات رکھتا ہوں۔ ایک عرصہ سے میں نے ایسا مذہبی ماحول نہیں دیکھا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ روحانی شخص وہ ہوتا ہے جو سیدھی راہ پر ہو، وہ خدا کے ساتھ ہو اور خدا اس کے ساتھ ہو۔

☆محترمہ Rocio Lopez جو کہ سپین کی پارلیمنٹ کی ممبر ہیں اور سپین سے اس تقریب میں شریک ہوئیں۔ موصوفہ سپین کے صوبہ Toledo سے کانگریس مین ہیں۔

اس تقریب نے دوستی اور بھائی چارہ کے اثرات چھوڑے ہیں۔ برسلز کے اس پروگرام نے ایک متحرک جماعت کا علم دیا جو مسلسل تعمیری کاموں میں مصروف ہے۔ Constant Renovation عزت مآب مرزا مسرور احمد کی

قیادت میں، محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، جیسے ماٹو کے تحت مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احمدی، باہم مل جل گئے ہیں۔ دنیا جو اپنے نشے میں دھت چلی جارہی ہے اور جہاں امن اور محبت کا پیغام انتہائی اہم ہے، ایسی دنیا میں آپ لوگوں کے بارے میں جاننا ہی ایک اعزاز کی بات ہے۔ اس بات سے زیادہ کیا چیز خوبصورت ہوسکتی ہے کہ آپ کے امام سے کچھ تبادلہ خیال ہو جائے یا ان کی تشدد کے خلاف تقریر کو غور سے سنا جائے۔ میں آپ کے تصورات کی کامل تائید کرتی ہوں، میں اس مرد خدا کی طرف سے عالمی انسانی حقوق کی بحالی اور دنیا میں امن کے قیام کی تمام باتوں سے اتفاق کرتی ہوں۔ میں ہمیشہ مذہب کی بنیاد پر مظالم کی مذمت کرتی رہوں گی۔ خدا آپ پر ہمیشہ مہربان رہے۔

CNN کی ویب سائٹ

CNN کی ویب سائٹ پر ریلیجئن بلاگز والے حصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یورپین پارلیمنٹ کے خطاب میں سے مندرجہ ذیل ارشاد بطور Quote of the Day شائع کیا گیا:

(دینی) نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ تمام دنیا باہم ایک ہو جائے۔ کرنسی کے معاملہ پر ساری دنیا کو متحد ہونا چاہئے، فری بزنس اور ٹریڈ میں بھی تمام دنیا کو متحد ہونا چاہئے اور Freedom of Movement اور امیگریشن کے متعلق ٹھوس اور قابل عمل پالیسیاں بنانی چاہئیں تا کہ دنیا باہم متحد ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپین پارلیمنٹ میں اس تقریب کے بعد پانچ بجے ہوٹل Radisson تشریف لے آئے۔

جرمنی کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق بیلجیئم سے جرمنی کے لئے روانگی تھی۔ جرمنی سے مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مکرم مربی انچارج جرمنی حیدر علی ظفر صاحب، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم عبداللہ سپرا صاحب، مکرم حسنات احمد صاحب نیشنل صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اپنے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ بیلجیئم پہنچے تھے۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور امیر صاحب جرمنی سے سفر کے تعلق میں گفتگو فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ جرمنی کے شہر اوسنا بروک (Osnabruk) کے لئے روانہ ہوا۔

جرمنی کی ایک گاڑی قافلہ کو Escort کر رہی تھی جبکہ باقی خدام کی گاڑیاں قافلہ کے پیچھے تھیں۔ بیلجیئم سے اوسنا بروک کا فاصلہ 389 کلومیٹر ہے۔ بیلجیئم میں قریباً 100 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بارڈر کراس کر کے ہالینڈ کی حدود میں داخل ہوئے اور ہالینڈ میں قریباً 195 کلومیٹر کے سفر کے بعد بارڈر کراس کر کے جرمنی کی حدود میں قافلہ داخل ہوا۔ بارڈر سے اوسنا بروک قریباً 94 کلومیٹر ہے۔

اوسنا بروک میں تشریف آوری

چار گھنٹے کے سفر کے بعد رات ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت بشارت اوسنا بروک تشریف آوری ہوئی یہاں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے تھا۔ احباب جماعت مرد و خواتین، بچے، بچیاں اپنے پیارے آقا کی آمد کے انتظار میں، انتہائی محبت، فدائیت کے ساتھ حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیت الذکر کے بیرونی احاطہ میں کھلے آسمان تلے کھڑے تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ احباب نے اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ خواتین نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے السلام علیکم کہا اور شرف زیارت حاصل کیا۔

اشتیاق احمد صاحب ریجنل امیر، ساجد نسیم صاحب مربی سلسلہ اور رانا حفیظ احمد صاحب صدر جماعت اوسنا بروک نے حضور انور کا استقبال کرتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش بیت بشارت سے ملحقہ مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تھی۔

نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر بیت بشارت میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مکرم منظور احمد شاد صاحب

حضرت میاں عبدالکریم صاحب کا ذکر خیر

حضرت والد صاحب نے حضرت سید محمود احمد شاہ صاحب یکے از 313 رفقاء کرام کی دعوت الی اللہ اور ترغیب کے نتیجہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت جہلم جا کر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جب حضور مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں وہاں تشریف لے گئے تھے آپ میں توکل علی اللہ قابل رشک حد تک موجود تھا۔ اس سلسلہ میں چار مثالیں پیش خدمت ہیں۔

1) عزیز مکرم منور احمد خورشید (خاکسار کے بھتیجے مربی سلسلہ جو گیمبیا اور سینیگال میں مربی کے طور پر کام کرتے رہے ہیں اور آجکل جامعہ احمدیہ انگلستان میں مدرس ہیں) بچپن میں ایک دفعہ شدید بیمار ہو گئے بظاہر بچنے کی امید نہ تھی۔ حضرت والد صاحب باہر کھیتوں میں تھے وہاں پیغام بھجوایا گیا۔ وہاں سے حضرت والد صاحب اور بھائی صاحب آ گئے۔ حضرت والد صاحب نے بھائی صاحب اور بھابی صاحبہ سے کہا، ہم اسے خدا تعالیٰ کو دے دیتے ہیں۔ وہ بچا لے گا ورنہ ہم اس کی رضا پر راضی ہیں۔ بھابی صاحبہ نے کہا میں سمجھی نہیں۔ فرمایا، اس کی زندگی وقف کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کی زندگی وقف کر دی گئی۔ ابھی یہ ارادہ کیا ہی تھا کہ ایک ڈاکٹر خدا بخش صاحب جو قریبی ایک گاؤں عالم گڑھ کے رہنے والے تھے اور اس وقت گلی سے گزر کر کہیں جا رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب والد صاحب کا بہت احترام کرتے تھے۔ جب انہیں بچے کا بتایا گیا تو انہوں نے کہا، میں پہلے آپ کے بچے کو دیکھ لیتا ہوں۔ انہوں نے دوا دی۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور منور احمد خورشید صحت یاب ہو گئے۔

2) گندم کی بجائی کے دن تھے۔ ایک بار رات کو دیر سے زمینوں سے آئے تو ہل کا پھالا جس سے گندم کی بجائی کی جاتی ہے، کہیں راستے میں گر گیا۔ گھر والوں کو بھی پتہ چل گیا کہ پھالا راستے میں گر گیا ہے۔ صبح حسب معمول نماز تہجد کے بعد زمینوں پر جانے کے لئے تیار ہوئے، بیج گدھی پر لادا اور چل دیئے۔ والدہ صاحبہ نے کہا، پھالا تو آپ کے پاس ہے نہیں، بجائی کس طرح کریں گے۔ فرمایا:

عبدالکریم کا پھالا اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔

والدہ صاحبہ ازراہ مذاق کہنے لگیں، چلیں آج دیکھتے ہیں میرے آنے تک کتنی زمین کی بجائی کا کام کر لیتے ہیں۔ جب والدہ صاحبہ دوپہر کا کھانا لے کر گئیں تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ واقعی آپ کافی بجائی کر چکے تھے۔ پوچھنے پر کہ پھالا کہاں سے اور کیسے ملا، بتایا کہ رات کو جب میں گھر آ رہا تھا تو پھالا بند کی مغرب کی جانب گر گیا تھا۔ اس وقت چاند مشرق کی طرف تھا۔ اس لئے اندھیرے میں پڑا رہا اور کسی کو نظر نہیں آیا۔ صبح سویرے جب میں گھر سے نکلا ہوں تو چاند مغرب کی طرف آ چکا تھا اور پھالا دور سے چمکتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے پھالے کی حفاظت بھی فرمائی اور میرے اس کو دیکھنے کا سامان بھی فرما دیا۔

3) ایک بار جب میری عمر سات آٹھ سال ہو گی مویشیوں میں بیماری پھیل گئی جس سے سارے علاقے میں بہت نقصان ہوا۔ ایک روز میں نے دیکھا کہ ساتھ والے ڈیرے کے لوگ مویشیوں کو ایک طرف لے کر جا رہے ہیں۔ میرے پوچھنے پر بتایا جو مویشی پیر صاحب کی پگ (پگڑی) کے نیچے سے گزر جائیں گے وہ نہیں مریں گے۔ دور سے میں نے دیکھا دو آدمی ایک پگڑی لئے کھڑے تھے اور لوگ اس کے نیچے سے مویشیوں کو گزار رہے تھے۔ میں بھی اپنے مویشی لے کر چل پڑا والد صاحب نے دیکھ لیا اور پوچھا کہاں جا رہے ہو میں نے بتایا کہ لوگ کہتے ہیں جو مویشی پیر صاحب کی پگ کے نیچے سے گزر جائیں گے وہ نہیں مریں گے۔ والد صاحب نے فرمایا واپس لے آؤ ہمارے مویشی نہیں مریں گے۔ چنانچہ اردگرد کے ڈیرے والوں کے اکثر مویشی مر گئے لیکن ہمارا ایک جانور بھی نہیں مرا۔

4) یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب آپ نے نئی نئی بیعت کی تھی۔ اس وقت ہمارے گھر میں تین افراد تھے اور تینوں کا تعلق مختلف فرقوں سے تھا۔ دادا جان وہابی، دادی جان بریلوی خیالات کی تھیں جب کہ والد صاحب نے احمدیت قبول کر لی۔ دادی جان کا عقیدہ تھا کہ اگر بھینس شیر دار ہو تو پہلے تین روز کا دودھ استعمال نہیں کرنا چاہئے ورنہ بھینس مر جاتی ہے۔ ایک بار جب ہماری بھینس شیر دار ہوئی تو والد صاحب نے دادی جان سے کہا میں دودھ دوہتا ہوں آپ اسے پکائیں تا کہ محلے میں تھوڑا تھوڑا دے دیں پہلے دن کے دودھ کو بوہلی کہا کرتے تھے۔ دادی صاحبہ نے مخالفت کی۔ والد صاحب نے دودھ دوہا اور خود ہی چولہے پر رکھ دیا۔ اس پر دادی صاحبہ نے والد صاحب کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ کہ تم ہمارے گھر کیا بے دین پیدا ہو گئے ہو وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ بھی کوئی نشان دکھانا چاہتا تھا بھینس گر گئی اور تڑپنا شروع کر دیا۔ اس پر تو حضرت دادی جان نے انتہا کر دی۔ حضرت والد صاحب نے چھری تیز کی اور کہا اسے میں حرام موت نہیں مرنے دوں گا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ اگر آج بھینس مر گئی تو ان لوگوں کے نزدیک سیدنا حضرت مسیح موعود کی صداقت مشکوک ہو جائے گی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ بھینس اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور اس کے بعد ایک لمبا عرصہ ہمارے گھر رہی۔

آخر پر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد در اولاد کو قیامت تک خلافت کے ساتھ وابستہ رہ کر مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے آمین۔

مکرم عبدالسمیع صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو سوئٹزرلینڈ

واقفین نو اور واقفات نو سوئٹزرلینڈ کا سالانہ اجتماع

مورخہ 2 دسمبر 2012ء کو واقفین نو اور واقفات نو سوئٹزرلینڈ کا سالانہ اجتماع وقف نو بمقام بیت النور (Wigoltingen) منعقد ہوا۔ 2 دسمبر بروز اتوار صبح 10:45 بجے اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

نظم کے بعد محترم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ نے افتتاحی خطاب کیا جس میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نظم ”میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی“ کی وضاحت کرتے ہوئے بچوں کو نصائح کیں۔ اس کے بعد محترم مربی صاحب نے دعا کروائی اور اجتماع کے مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم ظفر اللہ ملک صاحب جو کہ نائب سیکرٹری وقف نو نے مختلف عمر کے واقفین نو کیلئے گروپ تشکیل دیئے گئے تھے کی ترتیب بیان کی جس کے مطابق واقفین نو سے نصاب کا جائزہ لیا جانا تھا۔

یہ مقابلہ جات دوپہر تقریباً دو بجے تک جاری رہے اور اس کے بعد دوپہر کے کھانے کا وقفہ ہوا۔ اس کے بعد تین بجے نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں نمازوں کی ادائیگی کے فوراً بعد باقی مقابلہ جات شروع ہوئے جن میں 15 سال سے زائد عمر والے واقفین نو بھی شامل تھے۔

واقفین نو کے تمام گروپس کا یہ جائزہ اس روز شام پانچ بجے تک جاری رہا اس کے بعد آخری اجلاس کی کارروائی اور تقسیم انعامات کیلئے تلاوت قرآن پاک اور منظوم کلام سے اجلاس کا آغاز کیا گیا۔ پروگرام کے مطابق خاکسار عبدالسمیع نیشنل سیکرٹری وقف نو نے چند ایک ضروری معلومات اور ہدایات واقفین نو اور ان کے والدین کو دیں۔ اور بتایا کہ تحریک وقف نو کے 25 سال مکمل ہونے پر جماعت نے واقفین نو اور واقفات نو کیلئے ایک سہ ماہی رسالہ کا اجرا کیا ہے جس کا نام اسماعیل ہے اور یہ وقف نو بچوں کیلئے ہے اور بچیوں کیلئے مریم کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ یہ دونوں رسالے جماعتی مرکزی ویب سائیٹ پر مہیا ہیں اور یہ اردو اور انگریزی زبان میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سالانہ اجتماع میں واقفین نو اور واقفات نو کی تعداد 80 رہی اور واقفین نو کی سوئٹزرلینڈ میں کل تعداد 112 ہے اور جس میں ابھی بہت ساری تعداد چھوٹے بچوں کی ہے جو کہ ابھی 2-3 سال کی عمر کے ہیں۔

تقسیم انعامات

نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں کیلئے خاص طور پر اجتماع وقف نو کے لیبل کے ساتھ میڈل اور ٹرافی تیار کروائے گئے تھے۔ پوزیشنز حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے اور اجتماع میں شامل ہونے والے تمام بچوں میں اسناد تقسیم کی گئیں۔

محترم طارق ولید صاحب امیر جماعت جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ نے اپنے اختتامی خطاب میں نیک اعمال بجالانے اور اصلاح نفس کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں محترم امیر صاحب نے سب واقفین نو بچوں کو توجہ دلائی کہ وہ خلافت سے اپنا مضبوط تعلق قائم کریں اور تب ہی ہم اپنے وعدہ کو احسن رنگ میں پورا کرسکتے ہیں۔ دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا اور آخر پر نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کی برکات سے

پہلے سالانہ ورزشی مقابلہ جات 13-2012ء

(ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ کو پہلے سالانہ ورزشی مقابلہ جات 13-2012ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ان مقابلہ جات کی افتتاحی تقریب مورخہ 19 دسمبر 2012ء کو گراؤنڈ دارالیمن شرقی میں سہ پہر 3:30 بجے منعقد کی گئی۔ تلاوت کے بعد تمام ہاؤسز کے طلباء نے مارچ پاسٹ کیا اس کے بعد مکرم عطاء الاحسان صاحب منتظم ورزشی مقابلہ جات نے ان مقابلہ جات کے متعلق رپورٹ پیش کی۔ کہ ان مقابلہ جات میں بنیادی طور پر طلباء کو تین معیاروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ چھٹی ساتویں کلاس کو معیار صغیر، آٹھویں تا دسویں کلاسز کو معیار کبیر اور گیارہویں، بارہویں کلاسز کو کالج معیار میں شامل کیا گیا۔ ہر معیار میں 4،4 ہاؤسز بنائے گئے۔ اور ان کے درمیان مقابلہ جات ہوں گے۔

اس موقع پر اجتماعی کھیلوں میں فٹ بال، کرکٹ، والی بال، باسکٹ بال، ہاکی، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس اور ریلے ریس کے مقابلہ جات جبکہ انفرادی کھیلوں میں 800،400،200،100 اور 1600 میٹر دوڑ، گولہ اور تھالی پھینکنا، لمبی چھلانگ اور سلو سائیکلنگ کے مقابلہ جات شامل ہیں۔

مارچ پاسٹ کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم نے ہاؤسز کے ساتھ تعارف حاصل کیا اور پھر نصائح کیں۔ دعا کے بعد مکرم مجاہد احمد صاحب پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ نے نصائح اور اعلانات کئے۔ اور اس طرح باقاعدہ طور پر ان کھیلوں کا افتتاح ہوا۔ اس سے قبل 16 سے 19 دسمبر تک اجتماعی کھیلوں کے ابتدائی میچز کروائے جاچکے تھے۔ 19 سے 22 دسمبر تک ان کے فائنلز اور دوسری گیمز کروائی گئیں۔

مورخہ 22 دسمبر 2012ء کو سکول میں ہی اختتامی تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تھے۔ یہ تقریب دن 11:30 بجے تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ کے ساتھ شروع ہوئی۔ اس کے بعد نظم پڑھی گئی۔ نظم کے بعد مکرم عطاء الاحسان صاحب منتظم ورزشی مقابلہ جات نے رپورٹ پیش کی۔ جس میں بتایا کہ فٹ بال، کرکٹ اور اتھلیٹکس کے مقابلہ جات دارالیمن شرقی کی گراؤنڈ میں، والی بال دارالنصر وسطی کی گراؤنڈ میں، ہاکی کے مقابلہ جات دارالرحمت شرقی بشیر کی ہاکی کلب کی گراؤنڈ میں، بیڈمنٹن ایوان محمود میں اور باسکٹ بال و ٹیبل ٹینس کے مقابلہ جات سکول کی گراؤنڈ میں کروائے گئے۔ اس کے علاوہ بعض گیمز اساتذہ کے درمیان بھی کروائی گئیں۔ تینوں معیاروں میں اول آنے والے ہاؤس کو رننگ ٹرافی کا حقدار قرار دیا گیا ہے اور تین سال لگاتار یہ ٹرافی جیتنے والا ہاؤس اس ٹرافی کا ہمیشہ کیلئے حقدار قرار پائے گا۔ کالج معیار میں احمد ہاؤس 595 پوائنٹس کے ساتھ اول، معیار کبیر میں مسرور ہاؤس 595 پوائنٹس کے ساتھ اول اور معیار صغیر میں علی ہاؤس 550 پوائنٹس کے ساتھ اول اور رننگ ٹرافی کے حقدار قرار پائے ہیں۔

اس رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے اساتذہ اور طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور بعد میں نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ آخر پر مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے خاکسار کی بیٹی مکرمہ خولہ باسط میر صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم رانا وسیم احمد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم رانا محمد اسلم صاحب مرحوم پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ 15 دسمبر 2012ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے تقریب رخصتانہ کے موقع پر دعا کروائی۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت فرمائے، نیک تمنائیں پوری فرمائے اور دین ودنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم شبیر احمد شاہد صاحب اور بہو مکرمہ امۃ المجیب سعدیہ صاحبہ بنت مکرم عبدالسمیع حامی صاحب جرمنی کو 17 دسمبر 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام شعیر احمد عطا فرمایا ہے۔ جو کہ مکرم میاں پیر محمد صاحب پیرکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود اور مکرم میاں محمد رفیع ناصر صاحب ناصر دواخانہ ربوہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میرے ایک عزیز مکرم آفتاب احمد چغتائی صاحب رحمٰن پورہ لاہور ماہ مارچ 2012ء سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ بھی بہت زیادہ بیمار ہیں ان کی یادداشت کمزور ہوچکی ہے۔ جنرل ہسپتال میں زیر علاج ہیں ابھی تک افاقہ نہیں ہورہا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاص فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آمین

مکرم رانا منصور احمد صاحب موڈرن لندن تحریر کرتے ہیں کہ مکرم میاں رئیس احمد صاحب لندن دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں جنوری 2013ء کے پہلے ہفتہ میں Heart Transplant کرنے کا کہا گیا ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میری پوتی عزیزہ سدیلہ شہزاد بعمر ایک ماہ بنت مکرم شہزاد اختر صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ نمونیہ کے عارضہ کی وجہ سے شدید علیل ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے آئی سی یو میں داخل ہے۔ احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل لکھتے ہیں۔

مکرم منور احمد خورشید صاحب استاذ جامعہ احمدیہ یوکے کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔گردوں کی تکلیف ہے۔ڈائیلیسز ہورہا ہے۔کچھ عرصہ پہلے دل کا بائی پاس آپریشن ہوا تھا۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم شیخ محمود احمد صاحب شیخ کلاتھ ہاؤس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ایک عزیز مکرم عطاء الصمد صاحب ابن مکرم شیخ مبارک احمد صاحب حال جرمنی گزشتہ دس روز سے پیٹ میں شدید درد اور دیگر عوارض کے باعث بیمار ہیں اور اس وقت بیہوشی کی حالت میں ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی تکلیف اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم قریشی خالد ندیم صاحب کارکن گلشن احمد نرسری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بڑا بیٹا عزیزم قریشی احمد ندیم واقف نو بوجہ بلڈ کینسر مورخہ 23 دسمبر 2012ء کو بعمر 17 سال وفات پا گیا۔اسی دن بعد از نماز عصر مکرم فضل احمد ساجد صاحب مربی سلسلہ دارالافتاء نے طاہر آباد شرقی میں عزیزم کی نماز جنازہ پڑھائی۔قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔تدفین کے بعد مکرم محمد شفیق قمر صاحب صدر محلہ طاہر آباد شرقی نے دعا کروائی۔عزیزم نے پسماندگان میں والدین اور دو بھائی عزیزم قریشی کاشف ندیم عمر 14 سال اور عزیزم قریشی ثاقب ندیم احمد عمر 11 سال سوگوار چھوڑے ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

☆............☆......☆

خبریں

پاکستان نے ٹی 20 کرکٹ میں بھارت کو شکست دیدی پاکستانی کرکٹ ٹیم ٹی 20 میچ میں پہلی مرتبہ بھارت کو زیر کرنے میں کامیاب ہو گئی۔گرین شرٹس نے محمد حفیظ اور شعیب ملک کی ذمہ دارانہ اننگز کی بدولت 134 رنز کا ہدف آخری اوور کی چوتھی گیند پر حاصل کر لیا۔کپتان نے 61 رنز بنائے جبکہ مڈل آرڈر بیٹسمین شعیب ملک 57 پر ناقابل شکست رہے۔قبل ازیں پاکستانی بالرز نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھارتی ٹیم کو 9 وکٹوں کے نقصان پر 133 رنز تک محدود کر دیا۔محمد حفیظ کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔

مخدوم احمد محمود نے گورنر پنجاب کے عہدے کا حلف اٹھا لیا مخدوم سید احمد محمود نے گورنر پنجاب کے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس عمر عطا بندیال نے گورنر ہاؤس لاہور میں ان سے عہدے کا حلف لیا۔اس موقع پر وزیر اعلیٰ پنجاب سمیت صوبائی سیکرٹریز اور سیاسی وسماجی شخصیات کے علاوہ پارٹی کارکنوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

پنجاب شدید دھند کی لپیٹ میں ہے

پنجاب کے اکثر علاقوں میں شدید دھند پڑنے کا سلسلہ جاری ہے۔جس کے باعث موٹروے بند اور پروازوں کا شیڈیول بھی متاثر ہوا ہے۔مسافروں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ شدید دھند کے باعث حادثات میں 6 افراد جاں بحق جبکہ 60 افراد شدید زخمی ہو گئے۔

برطانوی طالبہ کا ذہانت کے امتحان میں عالمی ریکارڈ برطانیہ کے شہر لیور پول کی ایک 12 سالہ طالبہ نے آئی کیو کے امتحان میں 162 پوائنٹس حاصل کر کے ذہانت کا نیا عالمی ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔اس کا یہ سکور نظریہ اضافیت کے بانی آئن سٹائن اور موجودہ دور کے عالمی شہرت یافتہ سائنسدان پروفیسر سٹیفن ہاکنگ سے دو پوائنٹ زیادہ ہے۔

پارکنسن کا سبب بننے والے جینز کا سراغ

سائنسدانوں نے بڑھاپے کی بیماری پارکنسن کا سبب بننے والے جینز کا سراغ لگا لیا ہے۔پچاس سال کے بعد اکثر افراد چلنے پھرنے میں تکلیف محسوس کرتے ہیں اور ان کی یادداشت بھی متاثر ہوتی ہے۔اس کے ساتھ پارکنسن کی بیماری بزرگوں کو چڑچڑا بھی بنا دیتی ہے۔امریکہ کی بوسٹن یونیورسٹی کے طبی ماہرین نے اس بیماری کا سبب بننے والی جینز اور اس میں تبدیلیوں کا پتہ چلا لیا ہے جس کے بعد پارکنسن کی دوا بننے کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔

آگ بجھانے والا روبوٹ امریکی ماہرین نے آگ بجھانے والا روبوٹ تیار کر لیا۔عام طور پر کہیں کسی بلڈنگ میں آگ لگ جائے تو فوری طور پر فائر بریگیڈ کے عملے کو طلب کیا جاتا ہے۔امریکی ماہرین نے اس مقصد کیلئے ایک ایسا جدید ٹیکنالوجی کا حامل روبوٹ تیار کیا ہے جس کا کام صرف آگ بجھانا ہے۔Thermite نامی اس روبوٹ کو جنگی ٹینک کی شکل میں چھوٹے سے سائز میں تیار کیا گیا ہے جسے بآسانی ریموٹ سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔یہ فائر فائٹنگ روبوٹ اپنے اندر نصب کیمروں اور سینسرز کے ذریعے ان خطرناک مقامات میں بھی آگ بجھاتا ہے جہاں جانی نقصان کے باعث انسانوں کی رسائی ممکن نہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔دسمبر	
طلوع فجر	5:38
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	5:14

گوشت اور انڈے مفید ہیں طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ گوشت اور انڈوں کا زیادہ استعمال کرنے والی ماؤں کے بچے دماغی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔یونیورسٹی آف کارنیل کے طبی ماہرین کے مطابق انڈوں اور گوشت میں پائے جانے والے اجزا بچوں کو ذہنی دباؤ سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے بچاتے ہیں۔حتیٰ کہ بڑھاپے میں بھی اس کے اثرات موجود رہتے ہیں۔

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جارہا ہے۔مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

نیا سال • جلسہ سالانہ قادیان مبارک
الرفیع بینکوئیٹ ہال
فل ایئر کنڈیشنڈ • فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ • تمام سہولیات کے ساتھ
رشید برادرز گولبازار ربوہ
Shop: 047-6211584 | Hall: 047-6216041
Rasheed uddin 0300-4966814 | Aleem uddin 0300-7713128

FR-10

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ